2 را رہ

ISBN No. 978-969-9266-04-1

سالنامہ

معارفِ رضا

کراچی

مسلسل اشاعت کا انتیسواں (۲۹) سال

جلد: ۲۹ شمارہ: ۱، ۲، ۳

محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

جنوری، فروری، مارچ ۲۰۰۹ء

ہدیہ شمارہ خاص: -/250 روپے

سالانہ: عام ڈاک سے: -/200 روپے

رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے

[illegible] 30 امریکی ڈالر [illegible]

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔ زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

رقم دستی / منی آرڈر / بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارفِ رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔ ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-8214 حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ کراچی۔

نوٹ: [illegible]

مرکزی دفتر: 25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان

فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+

برانچ دفتر: 44/f-d، اسٹریٹ 38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد۔ فون: 051-2825587

ای۔میل imamahmadraza@gmail.com ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

انتساب

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شاہکار ترجمۂ قرآن المعروف بہ

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (۱۳۳۰ھ)

کے سو سال مکمل ہونے پر معارف رضا کے خصوصی

کنز الایمان نمبر

کا انتساب

صاحبِ "بہارِ شریعت" حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ

مولانا امجد علی اعظمی رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نام کہ جن کے اصرار پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ نے ترجمہ قرآن کنز الایمان انہیں املا کروایا

اور

صاحبِ تفسیر "خزائن العرفان" حضرت صدر الافاضل

مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رضوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نام کہ جنہوں نے سب سے پہلے کنز الایمان سے استفادہ کرتے ہوئے اپنا تفسیری حاشیہ رقم فرمایا

اور مستقبل کے مفسرین کو راہِ صواب دکھائی

جزاکم اللہ عنا احسن الجزا فی الدنیا والآخرة

اللہ تعالیٰ دونوں علمائے کرام کے صدقے میں تمام دنیائے اسلام کو کنز الایمان سے فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صاحب قرآن العظیم رسول الامین المکین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مغفرتِ ذنب

حضرت قبلہ علامہ مفتی محمد رمضان گل تر چشتی قادری

الفتح

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا O لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ (الآیت)

"بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔" الخ

(ترجمہ کنز الایمان)

یہ ہے ترجمہ امام اہلسنّت، مجدّدِ ملّت، عظیم البرکت، اعلیٰ حضرت شیخ العرب والعجم، مفسّرِ اعظم، پروانۂ شمع رسالت، پاسبانِ شانِ نبوّت، محسنِ جماعت، پیر طریقت الحافظ القاری الحاج سیّدنا و مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

لاریب یہ ترجمہ خصوصاً اور عموماً تمام قرآن مجید کا ترجمہ جو کہ کنز الایمان سے موسوم ہے موافقِ احادیثِ صحیحہ، عقائد کا محافظ، صحیح العقل کا رہبر، اہلِ حق کا مؤید، صحیح اور واضح اور مُصرّحِ حق، جوابات باطل کا بیانِ حق، بے اصل بیان سے مُبرّا، کلام معجز نظام کا بار بط ترجمہ، مطابق تفاسیر اربابِ علمِ لغت، اسلوبِ قرآن، آثارِ صحابہ رضی اللہ عنھم، انوارِ بزرگان کا مصداق، الہامی اشارہ اور رُوحانی نظارہ ہے۔

یہی کہتی ہے بُلبلِ باغِ جناں کہ رضؔا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضؔا کی قسم!

لیکن علاّمہ غلام رسول سعیدی حال شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم نعیمیہ کراچی کے نزدیک لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ (الآیت) کا ترجمۂ اعلیٰ حضرت غیر صحیح ہے، کہ

"ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقاتِ قرآن، نظم قرآن اور احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات ہیں۔"

(شرح صحیح مُسلم ص ۳۲۵ ج ۷ مطبوعہ لاہور)

اور اسی طرح اپنی مرقومہ شرح صحیح مسلم شریف کی مختلف جلدوں میں اس ترجمہ شریف پر باغیانہ ایسی ایسی واردات فرمائیں کہ الامان والحفیظ اور یمین و یسار سے بے پروا ہو کر وہ موشگافیاں کیں کہ اربابِ ادب کو متحیّر کر دیا اور اس پر طرّہ یہ کہ اُسلاف میں جو بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہم خیال نظر آیا وہ بھی نشانۂ سعیدی بنا اور اخلاف میں جس نے بھی دردِ دین کا اظہار کیا تائیدِ حق میں امامِ اہلسنّت کا دم بھرا وہ بھی رگڑا گیا۔

گِلۂ جفائے وفا نُما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہَری ہَری

ترجمۂ اعلیٰ حضرت میں بُنیادی اختلاف اس بات میں ہے کہ نسبت ذنب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کی گئی لہٰذا

۱...... یہ تفسیر احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے اور عقلاً مخدوش ہے۔

(شرح صحیح مسلم، ص ۹۸)

۲...... اس تفسیر پر عقلی خدشات بھی ہیں۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۱۰۰ ج، ۳)

۳...... رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور صریح احادیث کے برعکس۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۶۹۱ ج، ۲)

۴...... اس آیت سے اُمّت کی مغفرت لینا صحیح نہیں۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۹۸ ج، ۳)

۵...... یہ ترجمہ صحیح نہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۶۹۴ ج، ۶)

۶...... اس ترجمہ کے غلط ہونے کی واضح دلیل ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۶۹۶ ج، ۶)

۷...... یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۲۵ ج، ۷)

۸...... یہ جوابات باطل و بے اصل ہیں۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۲۲ ج، ۷)

۹...... یہ تمام احادیث کے خلاف ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۵ ج، ۷)

۱۰...... اعلیٰ حضرت نے تصریح کردی کہ لیغفر لک اللّٰہ ما تقدّم من ذنبک وما تاخّر کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ کہ اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۵ ج، ۷)

۱۱...... یہ بات مان لینی چاہیے کہ یہ بات خلافِ تحقیق ہے اور یہی حق پرستی ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۶ ج، ۷)

۱۲...... اگرچہ اس ترجمہ کی بنیاد کمزور اور غلط ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۶ ج، ۷)

۱۳...... وہ ترجمہ کہ لغت قرآن، اسلوبِ قرآن، احادیثِ صحیحہ، آثارِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، مستند علما کے اقوال و خود ان کے اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۶ ج، ۷) وغیرہ وغیرہ

آنکھوں پہ کچھ ایسا ہی پٹہ ہے چڑھایا
مجنوں نظر آئی اسے لیلیٰ نظر آیا

یہ الزامات، خدشات اور ایرادات کے نشتر ذاتِ ستودہ صفات مُحِبِّ اُمّت پر کیوں؟ کہ انہوں نے اپنے ترجمہ میں معصوم نبی، بے ذنب کو مذنب رسول منسوب ذنب نہیں کہا پھر مغفرتِ ذنبِ رسول کا نظریہ نہیں اپنایا اس کے خلاف صرفی، نحوی منطقی بوقلمونیاں، ابحاث کے طوفان، ناعاقبت اندیشی کے طویل بیان واضح کہ مدّتوں سے گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و مخالفانِ بزرگان جو بدعقیدگی اور بے ادبی کی وجہ سے منہ چھپاتے پھرتے تھے اعلیٰ حضرت اور مسلکِ اہلِ سنّت کے خلاف پھر پر تولتے نظر آئے۔

وفا کے بھیس میں بیٹھا ہے کوئی بے وفا بن کر
نگاہِ غور سے دیکھو تو عُقدہ صاف ہوجائے

الغرض علامہ سعیدی صاحب کی بے ضرورت، بے وقت تحقیق بے وجہ بے فائدہ تشریح و تصریح کے پردہ میں تحقیق کے بہانے سے رُونما ہونے والے لاوے نے اربابِ علوم، اصحابِ فنون، احبابِ معارف، عاشقانِ مُصطفٰے کو بہت ہی مجروح کیا، غیورانِ ملت، جسُورانِ جماعت کو دِلی صدمہ پہنچایا۔

؏ اور اس دِل ہلا دینے والی تشریح، رُلا دینے والی تصریح، تڑپا دینے والی تحقیق، مُرجھا دینے والی تدریس، شرما دینے والی تبلیغ اور اُکسا دینے والی تقریر نے دُنیائے اہلِ سنّت میں کُہرام غم اور طوفانِ الم برپا کردیا۔

نچا مارا ہے یکسر، کیا عرب اور کیا عجم سب کو
خُدا غارت کرے اِس اختلافِ دِین و مذہب کو

کیا یہ سعیدی صاحب وہی ہیں۔

یہی علامہ غلام رسول سعیدی جب مدرّس دار العلوم نعیمیہ لاہور تھے انھیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اور ان کے ترجمۂ قرآن کے متعلق فرماتے تھے:

''اگر قرآن اردو میں نازل ہوتا تو اسی ترجمہ میں ہوتا، اس ترجمہ کو

اگر امام طحاوی رحمۃُ اللہ علیہ دیکھتے، امام رازی رحمۃُ اللہ علیہ اور حضرتِ شامی رحمۃُ اللہ علیہ دیکھتے تو سراہتے۔ اِکتسابِ فیض کرتے، زانوئے تلمّذ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے خم کرتے، شاباش دیتے۔ اور سعیدی صاحب فرماتے ہیں اس ترجمہ میں رازی رحمۃُ اللہ علیہ کی موشگافیاں ہیں، غزالی رحمۃُ اللہ علیہ کا تصوّف ہے۔ جامی رحمۃُ اللہ علیہ کی وارفتگی ہے نعمان رحمۃُ اللہ علیہ کا تفقہ ہے۔ آلوسی رحمۃُ اللہ علیہ کی ژرف بینی ہے...... مزید فرماتے ہیں:

میں نے اعلیٰ حضرت کا زمانہ نہیں پایا لیکن جب میں اعلیٰ حضرت کی تصانیف کو دیکھتا ہوں، میرے دِل میں ایک شبیہ ابھرتی ہے۔ جس کی آنکھوں میں فاروقی جلال، لبوں پر ملکوتی تبسّم، چہرہ ایسے جیسے کھُلا ہُوا قرآن، گفتار میں علی المرتضیٰ کی حلاوت، کردار میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء، نفس میں گرمیٔ صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انداز میں بلال رضی اللہ عنہ کی تب و تاب، ...... الغرض اعلیٰ حضرت کی شخصیت عُشّاقِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع عُنوان معلوم ہوتی ہے۔"

(توضیح البیان ص ۲۷ مطبوعہ لاہور)

اور اب:

ان تمام گلہائے عقیدت کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے مجدّد دِلمت پر ایرادت، واردات اور جلوَت وخلوَت میں مُحسنِ اہلِ سنّت، شیخ الاسلام پر عقیدتِ صادقہ کو مخدوش کردینے والے، غیروں کو جُراُت گستاخی فراہم کرنے والے، اپنوں کو جسارتِ مُقابلہ مُیسّر کرنے والے بیانات کہ دردمندانِ دیں ماتم کناں نظر آنے لگے۔

اَپنوں کی یہ شانِ شریفانہ سلامت
غیروں کو بھی یُوں زہرا اُگلتے نہیں دیکھا

امام احمد رضا خاں نے ذنب کو بر بنائے مجازِ عقلی لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ الخ میں بذریعہ اضافت لفظِ امّت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور رکھنے اور نسبت ذنب کو امّت کی طرف منسوب کرنے سے جو کرم فرمایا ہے خالی الذہن لوگوں کو عصمتِ انبیا علیہم السّلام پر غیر مسلم معترضوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔

سُنّی مرہونِ منّت ہیں اور امام احمد رضا خاں رحمۃُ اللہ علیہ اس سلسلہ میں منفرد و متفرد نہیں۔

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جُنید و شبلی و عطار ہم مست

اور اب علاّمہ سعیدی صاحب شیخ الحدیث صدر مدرسین جامعہ دارالعلوم نعیمیہ لاہور کے نہیں بلکہ دارالعلوم نعیمہ کراچی کے ہیں بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ علاّمہ سعیدی صاحب کی مخالفتِ مجدّد دِملّت کی وجہ سے ایک لمبی چوڑی عالمانہ، فاضلانہ، قاہرانہ محققانہ تحقیق کے باوجود بھی خود سعیدی مفتی عبدالمجید صاحب، رحیم یار خان بھی تمام سُنیوں، رضویوں، سعیدیوں کی آہ کو پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

کہ علاّمہ غلام رسول سعیدی صاحب ...... نے اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کے خلافِ علَمِ بغاوت بلند کر کے اہلِ سنّت کو نیچا دکھانے اور وہابیّت کے پنجے مضبوط کرنے میں نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں یقیناً وہ کام کر دکھایا ہے جو پوری ایڑی چوٹی کا زور صَرف کرنے کے باوجود کم وبیش ایک سو سال کی طویل مدّت میں بھی وہ سرانجام نہ دے سکے جس سے علاّمہ غلام رسول نے اپنے سعیدی ہونے کی بجائے سعودی ہونے کا عملی مظاہرہ فرمایا ہے۔

(کنزالایمان پر اعتراضات کا اپریشن ص ۵۵)

یہ حکمتِ لاہوتی یہ علمِ ملکوتی
تیری خودی کے نگہبان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اور علاّمہ غلام مہر علی صاحب جواباتِ رضویہ ص ۱۹

ممکن ہے کہ جب کاظمی صاحب ترجمہ البیان لکھوا رہے ہوں تو ترجمہ لکھنے یا طبع کرنے والے کسی مولوی کو خرید کر کسی وہابی دیوبندی ایجنسی نے کاظمی صاحب کے ترجمہ میں کسی ضمیر فروش مولوی سے گناہ و

خلافِ اولیٰ کے الفاظ درج کرادیے ہوں۔

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خُدا نہ دے
دے آدمی کو مَوت پر یہ بدبلا نہ دے

ذنب کے متعلق:

الذنب. الاثم والجُرم والمعصيّة.

ذنب گناہ، جُرم اور بدعملی کو کہا جاتا ہے۔

(لسان العرب اَز امام محمد ابن مکرم مصری ص ۳۸۹)

الاثم۔

اسمٌ لا فعال المطئية عن الثواب۔ اثم ایسے افعال کو کہتے ہیں جن کے کرنے سے آدمی ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔

(مفردات امام راغب ص ۸)

ہر نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذنب، اثم، جُرم اور معاصی سے پاک مُبرّا اور معصوم ہوتا ہے۔

عصمت:

حقيقة العصمة ان لا يخلق اللّٰه تعالىٰ فى العَبد الذنب مع بقاء قدرتِهٖ و اختيارهٖ

عصمت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے میں ذنب باوجود بندے کی بقا اور اس کے اختیار کے پیدا نہ کرے۔

(شرح عقائد، علاّمہ تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ)

بل ماهية العصمة عند اهل سُنّت ان لا يخلق اللّٰه الذنب فى العبد.

اہلِ سُنّت کے نزدیک عصمت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے میں ذنب (گناہ) پیدا ہی نہ کرے۔

(حاشیہ لعصام علی شرح العقائد مولانا عصام الدّین متوفی ۹۴۲ھ)

وقد تقرر ان العصمة عند المتكلمين ان لا يخلق اللّٰه فى النّبى ذنباً.

علما متکلمین میں عصمت کی تعریف یہ ہے کہ خدا، نبی میں کوئی گناہ پیدا نہیں کرتا۔

(نسیم الریاض، علاّمہ شہابُ الدین متوفی ۱۰۶۹ھ)

وهى عندنا ان لا يخلق فيهم ذنباً وَهى عند الحكماملكة تمنعُ الفجور

ہمارے نزدیک عصمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، نبیوں میں گناہ پیدا نہیں کرتا، حکما کے نزدیک عصمت ایک ایسا ملکہ ہے جو برائی سے روکتا ہے۔

شرح مواقف میر سیّد شریف علی جرجانی متوفی ۸۱۶ھ

وعدم خلق اللّٰه الذنب فى العبد ....

خدا تعالیٰ کا بندے میں گناہ کو پیدا نہ کرنے کا نام عصمت ہے۔

نبراس ص ۵۵۲ علاّمہ عبدالعزیز پرہاروی۔

مذکورہ حوالہ جات سے آپ نے دیکھ لیا، ذَنب اور عصمت ایک دوسرے کی ضِد ہے۔ ذَنب والا معصوم نہیں اور معصوم ذَنب والا نہیں۔ مذنب نہیں۔

الضدّان لا يجتمعان. اصُول فقہ

ذنب کا ترجمہ مجازِ عقلی کی بنا پر مضاف الیہ امت بنا کر کرنے سے عقیدۂ عصمت محفوظ رہ سکتا ہے۔

یہی ترجمہ مجدّد دین وملّت نے اختیار فرمایا جس میں وہ منفرد نہیں جسے ہوا خواہاں نے منشائے خدا کے خلاف ترجمہ کرنے والا کہا۔

ذنب سے ذنب اُمّت فرمانے والے اکابرین۔

۱۔ امام اہلِ سُنّت مجدّدِ اُمّت علاّمہ فخر الدّین رازی متوفی ۶۰۶ھ

۲۔ امام علاّمہ ابو اللیث سمرقندی متوفی ۳۷۳ھ

۳۔ امام الصُوفیا صاحب الحقائق محمد بن حُسین ابو عبدالرحمٰن سلمی نیشاپوری، طبقات الصوفیا متوفی ۴۱۲ھ

۴۔ امام مسلک قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہ علیہ، الشفاء

ذنب کا ترجمہ خلاف اولیٰ ہے۔ نبی اولیٰ کی صفت غیر اولیٰ نہیں ہو سکتی۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط نبی کی ہر اَدا، ہر پیروی احسن، اولیٰ، اجمل واکمل ہے۔

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرود
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

نبی کا ہر فعل اولیٰ ہے۔ اُمّتی یہ حق نہیں رکھتا کہ آقا کی سنّت کو غیر اولیٰ کہے، جو کیا اچھا کیا، کرنا بھی اولیٰ نہ کرنا بھی اولیٰ۔

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اور مذکورہ ہر دو طریقوں سے سعیدی صاحب کی طرح کوئی طریقہ بھی اختیار کر کے تحقیقی انیق کے پاپڑ بیلتے رہنا دل آزار باعثِ سد بار ہوگا اور یہ کام اپنانے والے کا انجام بہت بے قرار اور بیمار ہوگا۔

علمے کہ راہِ حق ننماید جہالت است

اور علاّمہ سعیدی صاحب سے ان کے نظریہ کو اپناتے ہوئے ایک دو قدم آگے بڑھنے والے صاحبزادہ مولانا ابُو الخیر پیر محمد زبیر صاحب نے ذنب کو باترجمہ اپنی تحریر و تقریر میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر کے رَاٰیُ سُوْءَ عَمَلِهٖ حَسَنَةٌ کے پیشِ نظر بہت کچھ کہتے ہوئے یعنی مسلکِ رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نبیوں، وَلیوں بلکہ خود حضور امام الانبیا صلّی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

ایضاً یہ فرقہ مرزائیوں، خارجیوں اور پرویزیوں کی طرح خطرناک ہے۔

(مغفرت ذنب از صاحبزادہ ص ۳-۱۳)

وہ کچھ کہہ ڈالا جو نہ کہنا تھا۔

گھائل تیری نگاہ کا بنوعِ دگر ہر ایک
زخمی کچھ ایک بندہ درگاہ ہی نہیں

جن کے ردِّ عمل میں جواباتِ رضویہ از عالم ربانی، محقق لاثانی علاّمہ غلام مہر علی اور کتاب معرکۂ ذنب از علاّمہ غلام مہر علی منصۂ عام پر پیش ہوئی۔

سمجھتے تھے رہے گی جنگ محدود و گل و بلبل
مگر تخریبِ نظمِ گلستاں تک بات جا پہنچی

ابھی ابھی یہ بات صاحبزادہ ابُو الخیر علاّمہ محمد زبیر صاحب، رُکن الاسلام حیدر آبادی اور آپ کے متعلق اس معاملہ میں مزید کچھ لکھنا چاہتا تھا کہ حضرت مولانا بشیر القادری صاحب خطیب مسجد سُبحانی اورنگی ۱۳ کراچی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ قائد اہلِ سنّت علاّمہ الشاہ احمد نورانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کثیر تعداد جماعت کے سامنے اِس نظریۂ ذنب کے متعلق مخالفتِ اعلیٰ حضرت سے مراجعت لکھوالی تھی اور وہ تحریر میرے پاس ہے میں پہلی فرصت میں پیش کر دوں گا۔ لہٰذا بس...... اور دُعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے پیش رو علاّمہ سعیدی صاحب کو دیگر مسائل میں مراجعت کرنے کی طرح یہاں بھی مراجعت کی توفیق نصیب فرمائے۔

از کنز و ھدایہ نتواں یافت خُدا را
یک پارہ دِل خواں کہ کتابے بہ ازاں نیست

علاّمہ سعیدی صاحب نے ترجمۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ اور اس کے موافق و مُطابق اکابرین علمائے کرام وصوفیائے کرام کے ترجمہ کے خلاف جس انداز کو اختیار فرمایا ہوا ہے وہ ہر ذی شعور کے سامنے ہے۔ کتنے دل اندوگیں ہوئے، کتنے ضمیر بے یقین ہوئے اور کتنے مخلص بے تمکین ہوئے بلکہ ممتراعن الدّین ہوئے۔

دِل کے پھپھولے جَل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اگرچہ اس آگ سے مختلف مقامات مُلک و غیر مُلک سے سوختاں کی چیخیں، پکاریں، سسکیاں جہاں زمانے نے سُنیں علاّمہ سعیدی نے بھی سُنی ہوں گی۔ لاہور، گوجرانوالہ، چشتیاں شریف، ملتان

شریف، رحیم یار خاں، حیدر آباد اور خود کراچی سے ذرد کی آہیں اُٹھیں اِن تمام میں میرے نزدیک آہ بصُورتِ مغفرتِ ذنب مقالہ از سیّدی مخدومی محقق اہل سنت محترم علامہ مفتی سیّد شاہ حسین گردیزی دامت برکاتہم العالیہ طویل تشریح سعیدی پر اطول تصریح گردیزی ہے جس میں تقریباً ہر مسئلہ صَرفی نحوی منطقی روایات و درایات پر علمی و اَدبی ابحاث ہیں جو یانِ راہ کے لیے کافی حد تک سامانِ خیر میسّر آسکتا ہے۔

دیکھ! اس قوم کی تذلیل نہ ہونے پائے
اَپنے ایوان میں جس قوم کی آواز ہے تُو

علاّمہ سعیدی صاحب نے ترجمۂ اعلیٰ حضرت اور دیگر ہم مسلک و مذہب بزرگوں کے خلاف اپنی لمبی اور طویل تشریح و تحقیق میں زیر و بَم کے طعن کا تان اَلا پتے ہوئے کہ: جس ترجمہ میں مغفرت کا تعلّق اگلوں پچھلوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ لغت، قرآن مجید کی بکثرت آیات میں انبیا علیہم السّلام کے ساتھ مغفرت کے تعلّق، نظمِ قرآن، احادیث، آثار اور فقہاِ اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے اس لیے وہی ترجمہ صحیح ہے جس میں مغفرت ذنوب کا تعلّق رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ الخ

(شرح مُسلم ص ۳۴۶)

سب سے آخر میں فرماتے ہیں:

ہم نے اَپنے اکابر کے جس ترجمہ پر تنبیہ کی ہے وہ ترجمہ ہر چند کہ لُغت، اسلوبِ قرآن، احادیثِ صحیحہ، آثارِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم مُستند علما کے اقوال اور خود ان اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے...... اس ترجمہ کی اصل عطا خراسانی اور شیخ مکّی کے اقوال میں موجود ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص ۳۴۶)

جیسے ہر مؤید و مصدق متقدمین یا متاخرین یا معصرین میں ہو، سعیدی کے نزدیک وہ خلافِ تحقیق ہے اسی طرح کیونکہ عطا خراسانی بھی اسی نشانے پر تھے، ان کے تمام مناصب اور مراتب کو قابلِ ذکر نہ سمجھتے ہوئے اپنی تشریح میں ان کے متعلّق کچھ منفی رائے رکھنے والے علما کا نام مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ضعفا میں بتایا امام ابن حبان نے حافظہ کا ردی کہا اور بتایا کہ وہ خطا کرتے اور خطا کا انہیں علم نہیں ہوتا تھا، اس لیے ان کی روایات سے استدلال کرنا باطل ہے۔

(شرح مسلم ص ۳۲۴ ج ۷)

اور اسی صفحہ پر ایک اور عطا خراسانی ۱۶۳ھ میں فوت ہونے والے کا ذکر کیا۔ کہ عطا خراسانی بہت بدشکل تھا، یہ تناسخ کا قائل تھا، حلول کا قائل تھا...... اور الوہیت کا مدعی تھا۔

(شرح مسلم ص ۳۲۴)

یہاں اِس کی اِس طور میں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور وہ عطا خراسانی جو ۱۳۵ھ میں فوت ہوگیا وہ اور تھا۔ وہ ایک مفسر، محدّث تابع شبِ زندہ دار پرہیز گار تھا، کبار میں شامل تھا۔

۱۔ عطا خراسانی رحمۃُ اللہ علیہ بن عبدُ اللہ الخراسانی ہی عطا ابن مُسلم ہیں۔

۲۔ عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن اسعدی رضی اللہ عنہم نے ان سے روایات کی ہیں جو مراسیل میں شمار ہیں۔

۳۔ وہ کثیر الارسال شخص تھے۔

۴۔ حضرت انس، حضرت سعید ابن مسیّب، حضرت عکرمہ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہم سے اور دیگر حضرات سے روایات کیں۔

۵۔ اوران سے ان کے بیٹے امام عثمان، امام اوزاعی، امام معمر، شعبہ، امام سفیان یحیٰ بن حمزہ، اسمٰعیل بن عیاش رضی اللہ عنہم نے روایات کیں۔

۶۔ آپ نے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا تھا۔

۷۔ امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

۸۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ابو ایّوب، عطا ابنِ میسرہ، عروہ

بن عروہ بن رویم رحمۃ اللہ علیہم ان سے روایت کرتے تھے۔

۹۔ امام احمد بن حنبل، یحییٰ ابنِ معین عجلی اور یعقوب بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا وہ ثقہ تھے۔

۱۰۔ ابو حاتم نے فرمایا لاباس بہ اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں وہ اللہ کے نیک بندے تھے۔

۱۱۔ امام دار قطنی نے فرمایا وہ ثقہ تھے اور اسی طرح امام ترمذی نے فرمایا وہ ثقہ تھے ان سے مالک، معمر رضی اللہ عنہما جیسے بزرگوں نے روایت کی۔

۱۲۔ امام ترمذی نے فرمایا وہ ثقہ تھے لم اسمع ان احدًا من المتقدمین تکلم فیہ۔ میں نے نہیں سُنا کہ متقدمین میں سے کسی نے اس کی ثقاہت پر اعتراض کیا ہو۔

۱۳۔ حضرت عثمان بن عطا فرماتے ہیں، میرے والد مسکین لوگوں میں بیٹھتے اور انہیں تعلیم دیتے۔

۱۴۔ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں، "طبقۂ تابعین میں یہ تین قابلِ ذکر ہیں:

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، عطا ابن ابی رباح اور عطا بن مسلم الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور فرمایا سوائے ابنِ حبان رضی اللہ عنہ کے ان پر کسی نے جرح نہیں کی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، اور امام شعبہ رضی اللہ عنہ اور امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ثقہ کہا ہے۔"

(الاتقان)

آپ کے متعلق مماتی فرقے کے مشہور مولوی طاہر پیری نے لکھا ہے کہ عطا بن ابی مسلم خراسانی نے صحابہ سے مرسل وغیر مرسل طریقے سے روایت کیا انہیں امامِ جرح وتعدیل یحییٰ ابن معین اور امام المحدثین ابن ابی حاتم نے اپنے والد کے حوالے سے ثقہ کہا ہے۔

(نیل السائرین ص ۲۵ مردان)

ابن سعد نے کہا وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور ثقہ تھے اور حضرت انس کے شاگرد تھے۔ اسی طرح طبرانی نے فرمایا۔

(میزان الاعتدال مطبوعہ سانگلہ ہل ص ۷۳ ج ۳ تہذیب التہذیب ص ۱۹۰، ج ۷، نیل السائرین ص ۲۵ وغیرہ)

متاعِ دین و دانش لُٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر اَدا کا غمزۂ خونریز ہے ساقی

عطا الخراسانی رحمۃ اللہ نے ذنبک سے ذنب ابو یک آدم و حوّا لیا ہے۔ اس ترجمے میں آپ کا تسامح کہا جا سکتا ہے غیر صحیح اور غلط ترجمہ کہا جا سکتا ہے جیسے اکابرین متقدمین نے کہا لیکن ان کے ترجمے پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خراسانی کا متبع کرنے والا کہنا ایک بڑی زیادتی ہے جیسے علاّمہ سعیدی صاحب نے امام اعلیٰ حضرت پاسدارِ عصمتِ انبیا، نگرانِ مسلکِ علما، نگہبانِ مشربِ اولیا مہربان فقرا کو متہم کیا ہے۔

سُنّیت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہوگئے ہیں خار ہم

درد

آ عندلیب مِل کے کریں آہ و زاریاں
تُو ہائے گل پکار، میں چلاؤں ہائے دل

شیخ العرب والعجم، مفسّر ومحقق معظم، علوم کثیرہ کے عالم، محدّث و مجدّدِ اعظم، فقیہ ومفکّرِ دَوراں، پیشوائے زماں، مقامِ مصطفےٰ کے پاسبان، بے لوث مُرشد، بے داغ شخصیت، مقتدائے مقبول، عاشقِ رسول، پیرِ طریقت، سراپا برکت، ممدوحِ عالم، اہلسنّت کے امام، ذوالمجد والاحترام، الفاضل، الحافظ، القاری، سیّدی سندی آقائی ومولائی ذخری لیومی وغدی المفتی الشاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

زمانہ حضرت کو غوث، قطب، ابدال، استاذ العلما، رئیس الفقرا، تاجدارِ فنون، سراللہ المکنون وغیرہ جو کچھ کہتا ہے انہیں نبی کی طرح معصوم تو نہیں کہتا، وہ سب کچھ ہیں لیکن اِنسان ہیں۔ اگر ان میں کسی کو کوئی سقم، تسامح خلاف اور غلط بات نظر آئے تو وہ اختلاف کا حق

رکھتا ہے اور اکابرین و معاصرین کے اختلافات بھی دیکھے۔

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینتِ چمن
اے داغ اِس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

لیکن افسوس! اور دَرد تو ایسے اختلاف سے ہے جسے بذاتِ خود دُرست صحیح سمجھے اور دوسروں کی سمجھ کو غلط اور غیر دُرست سمجھے۔

ممکن ہے کہ تو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
اَوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
شاید کہ زمیں ہو یہ کسی اور جہاں کی
تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اگر ذنب کو بلا واسطہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں منسوب نہ کرنے اور مغفرتِ ذنب کو سرکار صلّی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس تشریح پر بات نہیں کی کہ شاید دیگر مسائل میں تغیر تبدل جائز ناجائز راجح مرجوح ناسخ منسوخ کی طرح اس تشریح پر نظر ثانی ہو جائے۔

لیکن علّامہ سعیدی نے نا معلوم کیا کچھ سوچ کر اِس مخالفتِ اعلیٰ حضرت کے معاملے میں شدّت دکھائی کہ ہر ملنے والے کو مایوس فرماتے رہے۔

کیا خبر کتنے سفینے ڈبو چکی
کتاب مُلّا و صُوفی کی ناخوش اندیشی

اور حضرت علّامہ غلام رسول سعیدی صاحب تھے کہ ہر لحہ مخالفتِ اعلیٰ حضرت پہ تُل کر عقیدتوں کا خون کرنے پرڈٹے ہوئے تھے۔ نہ معلوم کیا نشہ تھا کہ امام اہلِ سنّت کو ایک عام آدمی سمجھ کر ان کی ہر دینی خدمت سے صَرف نظر کر کے انہیں غلطی کرنے والا مخدوش، اَپنے بزرگوں سے اختلاف رکھنے والا، خُدا کی منشا کے خلاف ذنب کو غیر نبی سے منسوب کرنے والا کہہ کر جماعت اہلِ سنّت بریلویہ سے نفرت دِلانے پر جتے ہوئے تھے ع

چُوں کُفر از کعبہ برخیز و کُجا ماند مسلمانی

بلکہ ان دنوں راقم الحروف غیر معروف دیہاتی صحرائی بھی اَپنے اُستاد معظم محدثِ اعظم سیّدی سندی مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے تحت (کہ اپنے ہم مسلک علما اور اولیا سے جہاں جاؤ ملتے رہا کرو) حاضر ہوا تو درسگاہِ سعیدی میں اتفاقاً وہاں دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے اور امام اہلِ سنّت کی شاعری پر تبصرہ اور اعتراض پر محفل گرم تھی اور اس بات پر بحث تھی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر کہ۔

کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی ﷺ

درست نہیں تو فقیر نے عرض کی کہ لینے دینے کے لیے منہ دیکھے جاتے ہیں حُضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

اُطْلُبُوا الْحَوَآئِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہِ

تو سعیدی صاحب نے فوراً فرمایا یہ حدیث ہی نہیں دیگر علمائے کرام تھے جن کی اکثریت علّامہ سعیدی کی تائید میں نظر آئی۔ فقیر یہاں سے طوطی بہ نقار خانہ کے تصور سے بلا بحث واپس آ گیا اگلے دن چند حوالے کتبِ علما سے لے کر گیا تو سعیدی صاحب نے فرمایا میں نے کہیں دیکھا کہ کسی عالم دین نے اس کو حدیث ماننے سے انکار کیا ہے لیکن عرضِ ثبوت پر خاموش ہو گئے جبکہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت سے برسوں پہلے اس حدیث کی مطابقت میں رقم فرما دیا ہے کہ۔

ہر حاجت بہ نزدیکِ ترشرو
کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی

اِن دنوں عربِ حضرت خطیبِ پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی پر تشریف لائے ہوئے شیخ القرآن اُو البیان علّامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے علّامہ کوکبِ نُورانی کے گھر میں راقم الحروف کی ملاقات ہوئی اور علّامہ سعیدی صاحب کے متعلق بھی ذکر تشریح

لِیَغْفِرَ لَکَ اللہ ہوا۔

تو حضرت مولانا شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ حاضرین کے سامنے فرمایا، مولانا گلتر صاحب! اس معاملے میں آپ سعیدی صاحب سے زیادہ نہ اُلجھو۔

بس تجربہ کردیم دریں دیرِ مکافات
بادرد منداں ہر کہ در افتاد اُفتاد

حضرت نے سردست ایک مرقومہ پرچہ بھی مجھے تھمادیا جو میرے پاس اب بھی موجود ہے جو متعلق لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ ہے۔

اور یہی ہدایت وتلقین فرمائی کہ قدرت سے ایسے دریدہ دہنوں اور اکابر پر خواہ مخواہ اعتراض کرکے نیچا دکھانے والوں اور مسلک و مذہب کا شیرازہ بکھیرنے والوں کو سبق جلد تر مل جاتا ہے۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس دَرَد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ ایں آفت ہمہ آفاق زد

اس پر فقیر بھی خاموش اور فقیر کے ملنے والے اکثر رضوی سُنی دوست بھی خاموش دیکھے گئے اکثر اہلسنّت کے مختلف جرائد اور کُتب اس نظریے پر تبصرے طبع کرتے رہے۔

فقیر توحسبِ استطاعت تشریح سعیدی کی سخت رَوی اور باغیانہ تحریر کے جواب سے خاموش رہا لیکن حال ہی میں کچھ محققانہ اور مخلصانہ مضامین نظر سے گُزرے۔

فقیہِ شہر کی تحقیر کیا مجال مری
مگر یہ بات کہ میں ڈھونڈتا ہوں دل کی کُشاد

ان میں ''کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن'' اَز قلم مفتی محمد عبد المجید سعیدی رضوی، رحیم یار خاں۔ اور ''مغفرت ذنب'' از قلم مفتی پیر مولانا شاہ حسین گردیزی، کراچی اگرچہ علاوہ ازیں گرد و پیش سے سعیدی صاحب کی تحقیق وتشریح وایرادات کے جوابات وارد ہورہے ہیں لیکن ان ہر دو رسالوں میں کافی وشافی دائرہ اُدب میں مواد موجود ہے ورنہ۔

بنے ہیں سنگدل مجبور ہو کر اس ستمگر سے
جواب آخر انہیں دینا پڑا پتھر کا پتھر سے

پھر علامہ محقق گردیزی صاحب کے مضمون ''مغفرت ذنب'' پر تائید وتصدیق فرمانے والے علما پر ایک مضمون کو دارالعلوم نعیمیہ کراچی سے نکلنے والے رسالہ ''النعیم'' مارچ ۲۰۰۹ء میں خودنوشتہ حضرت سعیدی لیکن اپنے کو محدثِ اعظم کہلوانے کے لیے از تحریر مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی مدیر اعلیٰ ماہنامہ النعیم کراچی طبع کرادیا۔

یہ حق جُوئی اور صدق کی وفاداری۔

ایسی ضد کا کیا ٹھکانا دینِ حق پہچان کر
ہم ہوئے مُسلم تو وہ مُسلم ہی کافر ہوگیا

حضرت علامہ سعیدی صاحب کی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کے ترجمے کو غلط ثابت کرانے والی تشریح ناروا پر دُکھ سے مجبور ہوکر گذارشات کے لیے تو بہت سارے مواقع ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے بطفیلِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اَب صرف دُعا ہے یارب ہمیں دین و ملّت کے نفع ونقصان سے بے نیاز ہوکر ایسا کرنے سے بچا کہ مولانا نصیرُ اللہ صاحب جیسے کئی طالب علم اس سوچ قاہرانہ سے مُتاثر ہوکر مُستقبل میں یہ نہ کہیں کہ۔

چیست یاراں بعد ازیں تدبیرِ ما
رُخ سوئے میخانہ دارد پیرِ ما،
شیخ از سرِ نبی بیگانہ شُد
بعد ازیں بیتُ الحرم بُت خانہ شُد

x......x......x